خطبات

خواجہ شمس الدین عظیمی

Acd vol 150

Track 1

Time 07:26

۱۔روحانی علوم منتقل ہو تے ہیں یا حاصل کیے جا تے ہیں ؟

سوال :روحانی علوم کے بارے میں کہا جا تا ہے یہ علوم منتقل ہو تے ہیں جو چیز منتقل ہو تی ہے اس کا حصول کیسے کیا جا ئے ؟کیا ذاتی کو شش اس میں اہمیت رکھتی ہے ؟

جواب :بسم اللہ بہت ساری باتیں میں کہہ سکتا ہوں زیادہ با تیں دنیا میں ایسی کی جا تی ہیں جن کے بارے میں آدمی سو چتا نہیں ہے اور ان باتوں کا کو ئی مفہوم نہیں نکلتا جیسے آپ نے کہا کہ روحانی علوم منتقل کئے جا تے ہیں تو بھئی دنیا کا کو ئی بھی علوم منتقل کیا جا تا ہے مثلاً اب بچے اسکول میں جا تے ہیں تو استاد انہیں

ABCD

پڑھا تے ہیں جب بچے اس کو یاد کر لیتے ہیں اس کوکیا ہو گا ؟اس کو منتقل ہو نا ہی تو کہیں گے اس کو پڑھا نا یا منتقل ہو نا ایک ہی بات ہے اسیی صورت سے مائیں اپنے بچوں کو کلمہ یاد کر واتی ہیں چھوٹی چھوٹی سورتیں یا دکر واتی ہیں سورہ کو ثر قل اللہ احد ...اس کو آپ کیا کہیں گے ؟منتقل ہو نا تو ہے اور کیا چیز ہے تو وہ روحانی علوم ہوں یا دنیا وی علوم ہوں یا کسی بھی قسم کی ٹریشن روایات رسم ورواج ہوں وہ سب منتقل ہو تے ہیں اب خاندان میں رسم و رواج ہو تے ہیں اب مثلاً وہ یہ ہمارے جو صنعتی علاقے ہیں یا قبائلی علاقے اب ان کے یہاں یہ روایت ہے کسی ایک کا اگر قتل ہو گیا کسی کا تو وہ بیس بیس چا لیس سال کو شش کر تے ہیں اور وہ قتل کر دیتے ہیں تو اب یہ کیا ہو ا قبا ئلی روایات میں انتقام لینا ایک روایت ہے تو اب نسلوں میں روایت منتقل ہو رہی ہیاور یہ جو ہے نہ روحانی علوم منتقل ہوتے ہیں تو جس طرح روحانی علوم منتقل ہو تے ہیں اس طرح دنیا وی علوم بھی منتقل ہو تے ہیں روحانی علوم ایسی چیز کار نہیں ہے جو آدمی کی سمجھ میں نی آئے یہ تو اس لئے سمجھ میں نہیں آتا کہ ایک مکمل سازش کے تحت جب اسلام میں ملکیت آئی با دشاہات آئی تو اس سے ٹکرائو ہوا رو حانیت کا ٹکرائو اس لئے ہوا کہ روحانی آدمی بکتے نہیں دو سرے مذہبی دانش ور بک گئے اب جب وہ بکے نہیں تو اب لڑا ئی شروع ہو گئی تو انہوںنے با قاعدہ ایک منصوبہ کے تحت ایک سازش کے تحت

رو حانی لوگوں کا قاتل عام کیا یہ پو را اسلام تا ریخ ہے آپ کی حضرت بصری
کے زمانے میں یہ حال تھا کہ حضرت علی نے تمام مساجد میں تقاریر بند کر وا دی
تھی پو رے علاقے میں صرف حضرت حسن بصری کو اس بات کی ایجازت تھی کہ
وہ تقریر کریں تو جب انہو ں نے احتجاج کیا خصوصاً اہل بیت کے قاقل میں اور
روحانی لوگوں کے قاتل میں جب انہوں نے احتجاج کیاتو لوگوں نے کہا آپ ہی تو
کہتے ہیں سب اللہ کی طرف سے ہے تو یہ قاتل بھی اللہ کی طرف سے ہے اگر
اللہ کی طرف سے یہ قاتل نہ ہو تا تو ہم کیسے کہہ سکتے تھے اس میں حسن
بصری نے بہت غصے سے کہا اللہ کی قسم تم جھوٹ بول رہے ہو تمہاری
مسلتیں قاتل کرو ارہی ہیں تا کہ تمہاری منوقیت اور با دشاہت میں ایسے لوگ
تمہارے سامنے نہ آئیں جو تمہاری مخالفت کر تے ہوں ہتو اب یہ بھی قاتل جو ہے
اس کو آپ کیا کہے گے ؟قاتل کی جو روایت ہے وہ کیا چیز ہے ؟وہ بھی انتقال
ہی ہے ہ منتقل ہونا ہی ہے ایسی صورت سے جس گھر میںبچہ پیدا ہو تا ہے
خاندانی اعتبار سے جو اس کی طرز فکر ہو تی ہے وہی بچے میں منتقل ہو تی
ہے مادری زبان جو بھی ہے بچے وہی بولتا ہے بچے کو پتا ہے کو ن ماں بچے کو
بیٹھ کر پڑھا تی ہیں یہ یہ ابا ماں دادی نانی کوئی ماں نہیں پڑھاتی باپ نہیں
پڑھتا تو مادری زبان اس کو خود آتی ہے خود کیسے آگئی بھئی اگر ماں کی زبان
کے الفاظ بچے کے شعور میں منتقل نہ ہو ں تو بچے کیسے زبان بو لے گاتو یہ کہنا
کہ روحانی علوم منتقل ہو تے ہیں کیسے سیکھئے جا ئیں جیسے کہ پہلے یہ بات
ہے دنیا وی علوم منتقل ہو تے ہیں آپ وہ سیکھتے ہیں ایسی طرح روحانی علوم
کے بھی قاعدے ہیں ضابطے ہیں مثلاً پاکیزگی ہے تجزیہ نفس ہے ،تقوء
ہے ،عبادات ہیں ،یاذات ہیں ،مجاہدات ہیں ،قرآن پاک کی تلاوت ہیں اس کا
مفہوم ہیں ،حدیث کی منویت اور اس کے انوار ہیں ،اس کاایک کو رس ہے آپ
کو رس کر یں گے جیسے آپ اسکول میں بچے کوبھیجتے ہیں وہ دس سال بچے
اسکول میں پڑھتا ہے وہ میٹرک کو جا تا ہے میٹرک کا کیا مطلب ہوا؟ کیا مطلب
ہوا جی میٹرک کا ...؟ اساتذہ سے اسکول کے ذریعے میٹرک تک علوم بچے کے اندر
منتقل ہو گئے اگر بچے کے اندر وہ علو م منتقل نہ ہوں تو وہ بچے کبھی میٹرک
نہیں ہو سکتا تو اب آپ نے سوال کیا کہ روحانی علوم کیسے سیکھ سیکھتے
ہییے کل بھی بات ہو رہی تھی روحانی علوم بھی ایک درس گاہ ہے اس درس
گاہ میں آدمی اب جیسے ما شا اللہ سارے عظیمیہ درس گاہ میں ،عظیمیہ خانقاء
میں داخل ہیں اب یہ آپ جو پڑھ رہے ہیں سیکھ رہے ہیں سن رہے ہیں سوال
جواب کر رہے ہییے علم آپ کے اندر منتقل ہو رہا ہے یا کہی با ہر ہوامیں اڑ
رہاہے تو یہ منتقل ہونا روحانی کے لئے مخصوص نہیں ہے کو ئی بھی دنیا کاعلم
کو ئی بھی دنیا کی زبان کسی بھی خاندان کی رسم و رواج خاندان کی روایات
ڈپریشن سب منتقل ہے ہاختتام

خطبات

خواجہ شمس الدین عظیمی

Acd vol 150

Track 2

Time :

روحانی طالبعلم کی زندگی میں پریشانیاں روحانی تر بیت کا حصہ ہوتی ہیں

یا اس میں ذاتی کو تا ہیاں شامل ہو تی ہیں ؟

سوال:سالک کی ذاتی زندگی میں مشکلات اور پریشانیاں کیا اس کی روحانیت
کی تر بیت کا حصہ ہو تی ہیں یا اس میں اس کی کو تاہیاںشامل ہوتی ہیں ۔

جواب :یہ دونوں با تیں ہیں کو تاہیاں اگر ہو نگی تو زیادہ مشکلات تو پیش آئی
گی ضرور مشکلات سے مراد یہ ہے کہ انسان کے شعورن پر بو جھ پڑ ھنا انسانی
شعور کا محسوس کر نا مثلاً پھر وہی ذمہ داری کی بات ہے آپ بچوں کو لے لیں
اب بچے کوصبح سویرے آپ اٹھا دیتے ہیں اسے اسکول بھیجتے ہیں اگر کیا بچہ با
شعور ہو وہ اسے مشکل کہے کیا کہے گا اچھا ماں کے لئے بھی بڑی مشکلات ہیں
وہ رات کو وہ ایک بجے سو ئے دو بجے سوئے اسے صبح اسکول کے حساب سے
اٹھنا ہے اور جس روز بچے اسکول نہیں جاتے اس روز ماں نہیں اٹھتی سب
مشکلات ہیں مشکلات سے مراد یہ ہے کسی چیز کوحاصل کر نے کے لئے جدو
جہد کر نا اس طرح کہ آپ کاذہن اسے ما نتا ہو یا نہ مانتا ہو آپنے جدو جہد کر
نی ہے یہ مشکلات ہیں بھئی مشکلات تو ساری زندگی مشکلات کی ہے پیدا ئش
سے لیکر مر ن ے تک مشکلات ہی ہیں آرام بھی ہے جہاں آرام ہے وہاں مشکل
ہے جہاں مشکل ہے وہاں آرام ہے اب یہ سالک کا جو مسئلہ ہے اس کو زیادہ
مشکلات اس لئے محسوس ہو تی ہیں کہ جو رو حانیت پڑھا نے والے لوگ ہیں وہ
اس سے ایسی باتیں کر واتے ہیں جو دنیا میں رائج نہیں ہے یعنی دنیا کے خلاف
چلا تے ہیں مثلاً ایک آدمی جھوٹ بو لتا ہے ہے سارے معاشرے میں جھوٹ بو لتے
ہیں سب ہی بو لتے ہیں وہ اس جھوٹ کو اس کے اندر سے اس طرح نکال دیتا
ہے اگر وہ اردتاً بھی جھوٹ بو لنا چا ہے تو وہ جھوٹ نہیں بو ل سکتا یہ تو بہت
بڑی مشکل بات ہو گئی کہ آپ کے خاندان میں ایک ہزارآدمی جھوٹ بول رہے
ہیں اور ایک آدمی آپ سے جھوٹ نہیں بول رہا بھئی تو آپ کی تر بیت ہو رہی
ہے اصلاح ہو رہی ہے یہ تو بہت مشکل کا م ہوگیا غیبت وہ کہتا ہے نہی غیبت
نہیں کرنی بھا ئی رو حانیت میں غیبت کی اجازات ہی نہیں ہے آپ غیبت کر یں
گے رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے جو آدمی غیبت کر تا ہے اس کی جو مقبول نیکیاں
ہیں اعمال ہے وہ اس بندے کے اکائونٹ میں ٹرا نسفر ہو جا تی ہیں جس کی
غیبت کی جا رہی ہے یہ تو سرا سر گھٹا ہے نقصان ہے غیبت سے اسے کو ئی

نقصان نہیں پہنچا ہمیں کوئی فا ئدہ نہیں ہواہماری نیکیاں اس کے حصے میں
چلیں گئی اول تو نیکی ویسے ہی نہیں ہوتی دو چا ر نیکی اب ہو ئی اللہ نے اس
کوقبول بھی کرلیا وہ بھی اس کے دو سرے کھاتے میں چلی گئی ہجب کہ ہمارا نہ
کوئی اس میں ندیا وی فا ئدہ ہے نہ کو ئی دینی فائدہ ہے تو وہی مسلسل استا
د اس بات کی تبلیغ کر تا رہتا ہے کہ نقصان کا کا م نہیں کرو ...دنیا کا بھی
نقصان آخرت کابھی نقصان ایسا نہیں کر تاصراط مستقیم پرچلتا ہے جہاں تمہرا
فا ئدہ ہی فا ئدہ ہو نقصان تمہارا ہو ہی نہ اللہ سے توقع کرو بھروسہ کرو آپ
کے اندر استغاء ہو نا چا ہئے جوکچھ اللہ نے دیا ہے اس کا شکر ادا کرو صبر کے
ساتھ زندگی گزارو اورجو ابھی آپ کونہیں ملا ہے اس کے لئے جدو جہد کرو کو
شش کر و دعا کرو لیکن غلط کام نہیں کر نا مثلاً رشوت نہیں لینی ،بینک سے
انٹرسٹ نہیں لینا اس لئے کہ اللہ نے منا کر دیا ہے اب رہے گیا یہ کہ آپ نے گا ڑی
خرید لی ہے مو ٹر سائیکل خرید نی ہے بھئی یہ تو بغیر انٹرسٹ کے نہیں ملتی
ایسا نہیں ہے اگر موٹر سائیکل اللہ میاں نے آپ کو دلوانی ہے وہ بغیر انٹرسٹ
کے ہی آپ کوملے گی ایسے بہت سارے لوگ ہیں جو انٹرسٹ کے کام نہیں کر تے
اب یہ جو مشکلات جو پیش آئیں گی وہ اس میں آئے گی ایک طرف تو رو حانی
اسکول میں داخل ہوگیا دو سرے وہ دنیا کے جو تقاضے ہیں وہ ان کو جا ئزنا جا
ئز پو را کررہا ہے اب اس کو مشکلات تو ہو نی چا ہئے اگر اس کا یقین ہو جا
ئے اللہ کے اوپر تو اس کو مو ٹرع سائیکل ملے گی گا ڑی ملی گی مجھے گھر ملے
گا اس کو گھر ملے گا یقینا ااس لئے کہ ہمارا تجر بہ ہے کہ نو مہینے اللہ نے
ہمیں ماں کے پیٹ میں غذا فراہم کی ہے اس میں ہم نے کون سا بینک سے
انٹرسٹ لیا کون سی رشوت لی کیا کیا ہم نے پھر ہم پیدا ہوگئے پیداہو نے کے
بعد دو سال تک اللہ نے ماںکی ڈیوٹی لگا دی اسے پالنا ہے بچے جو پہلی بات تو یہ
ہے اگر اللہ ماں کے دل میں ممتا نہ ڈالے تو کو ئی ماں بچے کو پال ہی نہیں
سکتی پہلی بات تو یہ ہے پھر اللہ تعالیٰ نے ماں کے سینے کوبچے کے لئے دستر
خوان بنا دیا ماں کے سینے کو دودھ سے بھر دیا بچے کو جب بھوک لگتی ہے میں نے
اپنی اماں سے پو چھا تھا کیا ہو تا ہے تو انہو ںنے میری اماں نے مجھے بتا یا تھا کہ
جب بچے کو بھوک لگتی ہے تو ماں کو پہلے تو یہاں سینے میں دودھ میں کچھ
کھل بھلی سے مچتی ہو ئی نظر آتی ہے اور اس کے بعد دودھ ٹپکنا شروع ہو جا
تا ہے دودھ ٹپکنا شروع ہو جا تا ہے کیا مطلب ہوا بھئی اس کاکہ ماں مجبور ہے
بچے کو دودھ پلانے پر بچے کو بھوک لگی ماں سے بچے دور ہے لیکن بچے کی جو
بھوک کی لہریںہیں وہ لہریں وئبریشن بن کر ماں کے دماغ میں جا تی ہیں ماں
کے سینے میں ابال آجا تا ہے دودھ کااب آپ یہ بتا ئیں دودھ ماں نے پلا یا اللہ نے پلا
یا تو جب سوا دو سال تک ایک بچے بغیر محنت مزدوری کے دودھ پیتا ہے بغیر
محنت مزدوری کے کپڑے پہنتا ہے ،بغیر محنت مزدوری کے صاف ستھرا رہتا
ہے ،پھر بڑا ہو کر بغیر محنت مزدوری کے اسکول جا تا ہے اس کی فیس دیتے
ہیں والدین یو نیفارم سلوا کر دیتے ہیں اسکول چھوڑ کر آتے ہیں اسکول لیکر آتے

ہیں یہ بیس سال کا دور ہے پیدا ئش سے بیس سال کے دور میںہم سب اسی سے
گزریں ہیں بیس سال کے دور میں ہم نے کچھ بھی نہیں کیا کچھ بھی نہیں کیا
سب کچھ اللہ نے ماں باپ سے کروایا تو بھا ئی جب بیس سال کا تجر بہ ہمارا یہ
ہے تو بیس سال کے بعد ہمیں گھر بغیر انٹرسٹ کے نہیں ملے گا ؟یا تو بیس سال
کا تجر بہ نہ ہو تا ہمیں اب بتا ئیں کوئی آدمی بتا ئے بیس سال تک اس نے کیا
کام کیا چلو بیس سال نہیں با رہ سال رکھ لو بارہ سال میں انسان کے بچے کی
کو ن سی ایسی ضرورت ہے جو اللہ نے پو ری نہیں کی اب رہے گیا جی ماں باپ
نے کی ٹھیک ہے ماں باپ کو اللہ نے ذریعہ بنا دیا جن بچوں کے ماں باپ نہیں ہوتے
یتیم خانہ ان کاذریعہ بنتا ہےہوہ بچے بھی کھا تے ہیں پیتے ہیں پہنتے ہیں اوڑتے
ہیں تعلیم حاصل کر تے ہیں تو اب وہ استاد یہ کہتا ہے کنات نہیکر نی ہے اللہ
پر بھروسہ رکھناہے اور اللہ کابھرو سے اس لئے ضروری ہے کہ ا س کا تمہیں
تجر بہ ہے ماں کے پیٹ سے بارہ سال کی عمر تک تم نے کچھ نہیکیا سب کچھ
اللہ کی طرف سے ہوا دیکھئے بات وسیلہ کی نہیں ہے وسیلے تو ماں باپ ہیں
ماں باپ نہیں ہونگے کو ئی اور ہو جا ئے گا کو ئی اور نہیں ہوگا کو ئی اور ہو
جا ئے گا کیا ایسے بچے نہیں ہے جن کے ماں باپ نہیں ہو تے جن کے ڈائریکٹر ڈپٹی
ڈاائریکٹر سب ہی تختے رکھ کے پہنچتے ہیں ماں باپ والے بچے پڑھ کے ہی نہیں
دیتے ایسا بھی ہے وہ یہ کہتا ہے اللہ پر بھرو سے کرو کنا ت کرو اب وہ اللہ پر
بھرو سہ اور کنات نہیں کر تا مشکلات پیش آئیں گی استاد جو ہے وہی بات کہے
گا جو اصلی ہے وہ بات کہتا رہے گا کہتا رہے اور اور شا گر د ہے وہ اس کے
خلاف کر تا رہے گا لیکن جب تک استاد اور شا گر دکا رشتہ قائم رہے گا استاد
اپنی بات کر تا رہے گا شاگر د اپنی بات کو منواتا رہے گانتیجہ کیا ہو گا اس کا کیا
ہوگا نتیجہ مشکلات پیش آئیں گی رو کا وٹیں پیش آئیں گی اور اگر شا گر د استا
د کی بات مان لے اب یہ استاد کی زمہ داری ہو گی ساری کی ساری جس طرح
ماں با پ کی ذمہ داری ہو گی اولاد کی اب استاد کی ذمہ داری ہو گی ساری
کی ساری کہ استاد جو ہے اس کو سنبھالے گا اس کی ضروریات بھی پوری کر ے
گا اس کے لئے دعا بھی کر ے گا اس کو مشورہ بھی دے گا تو مشکلات نہیں پیش
آتی مشکلات ہم خود پیدا کر تے ہیں اگر صراط مستقیم پرہمسیدھے راستے پر
چلتے ہوں تو پھر کسی بھی کام کر نے میں یوں آپ کہہ سکتے ہیں کہ محنت
بہت کر نی پڑے گی جدو جہد بہت کر نی پڑتی ہے لیکن مشکلات جدوجہد کا
نام آپ مشکلات رکھتے ہیں تو آپ رکھ لیں سب سے پہلی مشکلات دنیا میں کہتے
ہیپیدا ئش کی گھڑی سب سے بڑی مشکل دیکھئے اللہ تعالیٰ نے ماں کو حوصلہ
دیا ہے وہ برداش کر تی ہے اور وہ ایسے مشکل کے با وجود وہ ما شا اللہ دو دو
تین تین بچے اللہ میاں دے دیتا ہے تو اگر یہ اس کا مطلب ہے مشکل نہیں ہے
یہایک پرو سیس سے گزارنے کے لئے ایک عمل ہے ایک عمل آسانی سے ہوجا تا ہے
ایک عمل مشکل سے ہوجا تا ہے اب ما ئیں ہیں اگر ان کی صحت اچھی ہو ان
کے گھر کا ماحول اچھا ہو گھر میں لڑا ئی جنگ فساد نہ ہوبچے بڑی آسانی سے

پیدا ہو جا تے ہیں اگر ان کا ماحول صیحح نہیں ہو تا تو بڑی مشکل سے پیدا ہو
تے ہیں یہ تو سارے ڈاکٹر لوگ بتا تے ہیں ایک ماں ہے اس کاگھر ما حول اچھا ہے
سب ہنستے ہیں کھا تے ہیں پیتے ہیں اور صحت بھی اچھی ہے وہ بھی لیبر روم
میں جا تی ہیں ایک ماں ہے وہ پر یشان ہی رہتی ہے الجھی ہو ئی رہتی ہے
لڑا ئی اس کے گھر میں ہوتی رہتی ہے کھا نے پینے کا بھی اس کو ہو ش نہیں
ہیاب بتا ئیے کون آسانی سے فا رغ ہو گا کون سی ماں آسانی سے فا رغ ہو
گی ؟ہیں ...؟تو اس کا کیا مطلب ہے اس کا مطلب ہے اس ماں کے اپنے لئے
مشکلات پیش کئے ہیں بھئی ماں خوش رہے ہکیوں نہیں خوش رہتی ماں ؟اچھا
اس کو ماں کو دو سرے لوگ نا خوش کر تے ہیں بھئی وہ نا خوش نہ ہو کیوں نا
خوش نہیں رہتی ...ٰاس نے یوں کہے دیا اس نے یوں بھئی کہنے دو ایک دفعہ
میری ایک ادارے سے گڑ بڑ ہو گئی میں اس وقت کام کر تا تھا تو میں نے مینیجر
سے لڑا ئی ہو گئی میں نے اس کو کہا اس نے مجھے کہا تو ابتدا ئی دور تھا تو
میرے ذہن میں آیا میں جا کر حضور سے شکا یت کرو گا تو میں گیا میں نے جا کر
شکا یت کی تو انہو ں نے فرما یا بھئی دیکھو بات سنو یہ بتا ئو پہلے تو یہ بات بتا
ئو کہ تم جنرل منیجر سے لڑے کیوں ؟پہلے تو یہ بات بتا ئو اگر تمہارے اندر
صلاحیت ہو تی تو تم جنرل منیجر ہو تے تمہاری تو صلاحیت ہی یہ ہے کہ تم کلر
بن کر رہوایک کلر تو کیسے حق پہنچتا ہے وہ کیسے جنرل منیجر سے لڑے بھئی
ضروری بات ہے انہوں نے کہا چلو ٹھیک ہے لڑ لئے تو اب یہ بتا ئو جس وقت تم
لڑے یا اس نے تمہیں کچھ کہا یا تم سے اس کو کچھ کہااس وقت تمہا را کتنا
وزن تھا انہوں نے کہا بس یوں ہو گا ایک من کچھ کہا ٹھیک ہے کتنا کم ہواکہا
وزن تو کو ئی کم نہیں ہوا پھر کہا خاماخا ئی تھک رہے ہوبھئی جب وزن کم
نہیں ہوا کس با ت کی لڑا ئی ہے بھا ئی تمہارا نقصان کیا ہوایہ آپہمسب ایک
گھر میں ہے لڑا ئی ہے ایک آدمی نے لڑیکہے دے میں تو نہیں لڑانا بھئی میں تو
کسی بات کا برا ہی نہیں منا میں نے بیحودہ بات سنی نہیں غلط بات پرمجھے
نوٹس ہی نہیں لینا وہ ایک صاحب نے بتا یا پتا ہے آپ کواللہ نے دو کان کس لئے
دئے اس لئے دئیے کہنے لگے ایک سے سنوایک سے نکا لوایک سے سنو ایک سے نکا
لوتو ایسے لو گ ہو تے ہیں بس رہتے ہیں خوش رہتے ہیں تو اگر آپ نا خوش ہو
رہے ہیں تو یہ بتا ئیے زندگی میں مشکلات آپ نے پیداکی یا لوگوں نے آپ کے لئے
پیدا کی ہیں ؟تو اسی طرح ہر معاملے میں اور روحانیت میں بھی یہ ہے کہ بھئی
آپ اسباق نہ پڑھیں آپ مرا قبہ نہ کریں آپجھوٹ بھی بولتے رہے دعوی کرو
ہمارے پیرومر شد ایسے ہیں ہم جا ن پر قربان ہیں اور یہ بھی قربان ہیں اور
ہم بھی قربان ہیں ہم بھی قربان ہیں اور مرا قبہ کے لئے ان کے پاس وقت نہیں
ہے تو اب نا کامیابی آپ کو ہوگی یا مجھے ہوگی جب ناکامی ہو گی چھ مہینے
میں آپ دیکھیں گے ہم تو جہاں تھے وہی کھڑے ہوئے ہیں تو پر یشانی کیسے ہو
گی آپ کو ہی ہوگیتو اگر آپ رو ٹین میں جس طرح ساری دنیا کے کام کر تے
ہیں ملازمت کرتے ہیں ،گھر کے کام کر تے ہیں ،کھا نا پکا تے ہیں ،بچوں کی تعلیم

دیتے ہیں تر بیت کرتے ہیں اسی طرح بچوں کی روحانیت کو بھی رو ٹین میں لے
آئیں تو تین مہینے کے بعد چھ مہینے کے بعداس جب رزلٹ آئے گا آپ کہیں گے یہ
کوئی مشکل نہیں ہے یہ بڑا اچھا ہے بھئی یہ تو زیارت ہو گئی اچھے اچھے خواب
نظر آگئے یہ نظر آگیا وہ نظر آگیا کو ئی یہاں مشکل نہیں ہیسب مشکلات
انسان کود پیداکر تا ہے اگر انسان اس کو کیوں خوف ہو تا ہے یہ مجھے نقصان
پہنچا دے گا میرے فلاح چیز چھین جا ئے گی میں اگربیمار ہو گیا تو میرا علاج کون
کر ے گا میرے پاس پیسے ہو نے چا ہئے یہاتک رو ٹین ہے لیکن اگر ایک بچے بیمارے
ہو تا ہے آٹھ سال کا بتا ئیے وہ پر یشان ہو تا ہے کیوں نہیں ہو تا ؟کیوں نہیں
ہو تا؟والدین پراسے اعتماد ہو تا ہے اگر اسے اعتماد جس طرح بچے کو آپ کے
اوپر اعتماد ہے آپ کواللہ کے اوپر ہو تو ہر کام خود ما خود ہو جا ئیں گے
مشکلات کا سبب جو ہے وہ یہ ہے کہ ہمارا ذہن اللہ کی طرف نہیں جا
رہازبانی زبانی اللہ ایسے ہے اللہ ایسے ہے اللہ ایسے اللہ ایسے ہر آدمی یہ کہتا
ہے بس اللہ سب کچھ دیکھ رہا ہے اللہ کے سامنے سب کچھ ہے آپ گناہ کرکے
دیکھا ئیں اگر چا ر آدمی دیکھ رہے ہوں تو یا ایک آدمی دیکھ رہا ہو چو ری کرکے
دیکھا ئیں کرو نہ چوری ہیں کیوں نہیں کرو گے اللہ نہیں دیکھ رہا پھر چو ری
کیوں کر تے ہو یہ ہم جھوٹ بو لتے ہیں مکا ر ہیں ومکرو ...یہ اللہ کے ساتھ میں
کر تے ہیں یہ اللہ کے ساتھ تدبیری کر تے ہیں جھوٹے ہیں یہ جب آپ نے یہ کہہ
دیا اللہ دیکھ رہا ہے تو آپ گناہ کیسے کر سکتے ہیں آپ جھوٹ کیسے بول سکتے
ہیں آپ چو ری کیسے کر سکتے ہیں یا آپ رشوت کیسے لے سکتے ہیں وہ حضور
قلندر بابااولیا ء نے ایک قصہ سنایا کہ دو مر ید تھے ایک صاحب کے صیحح نام یا د
نہیں ہے تو دو مرید تھے تو ایک مرید بچا اپنے اس میں لگا رہتا تھا سبق پڑھنا یہ
کر نا وہ کر نا مراقبہ کر نا کتا بیں پڑ ھنا دوسرا جو ہے خدمت میں لگا رہتا تھا
ہروقت جو بھی خدمت ہو تی تھی پیر دبا نا ،سر میں تیل ڈالنا بھا گ بھاگ کے بھا
گ بھا گ کے تو اس نے اپنے پیر صاحب سے کہا صاحب مجھے تو اتنے دن ہو گئے
مجھے تو کو ئی فیض نہیں ہواتو انہوں نے کہا ہو جا ئے گا تو کہنے لگا نہیں
صاحب وہ میرے بھا ئی کوتو بڑا فیض ہوگیا وہ ہمیشہ ہی خوش رہتا ہے مراقبہ
بھی نہیں کرتا میں تو مرا قبہ بھی کر تا ہوں کچھ نہیں ہوا جب زیادہ اس نے
کہا سنا اپنے پیرو مر شد سے تو انہوں نے کہا اس آدمی کو تجر بہ کروانا چا ہئے
ایک دن وہ بیٹھے ہوئے تھے انہوں نے مر غا منگوایا اور اپنے مر ید کو کہا یہ جاکر
بھئی ذبح کر آئے ایسی جگہ ذبح کر نا جہاں کو ئی نہ ہو ں وہ کو نے کھودرے میں
جا کرذبح کر آیا تو انہوں نے کہا کسی نے دیکھا تو نہیں تو کہاں جی نہ تو اب
انہوں نے کہا اسے بھی بلائو دو سرے کو ا نہوں نے اس کو بھی مرغا دے دیا بھئی
دیکھنا ذرا ایسی بات ہے پتا نہیں چلے کسی کوایسی جگہ ذبح کر کے لا نا جہاں
کوئی بھی نہیں دیکھ رہا ہوکہا اچھا جی وہصبح کو گیا گیا دوپہر ہو ئی شام ہو
ئی رات ہو ئی اس مرید نے کہا دیکھا ایک منٹ کا کام تھا سارا دن گزر گیا لیکن
آپ تو اسے ہی چا ہتے ہیں انہوں نے کہا آنے تو دو اس پر کیا اوقات پڑ گئی کیا

دیر ہو گئی کیوں نہیںآیا اور رات بھی گزر گئی صبح کو انہوں نے دیکھا حضور
کہی پڑا سو رہا ہو گا مرا قبہ میں بیٹھ گیا ہو گا تھوڑی دیر میںو ہ مرغا صیحح
سلامت لے آیا پیر صاحب ناراض ہو ئے اتنا سا کام تھا اتنی دیر لگا دی یہ اور وہ
نکماء ہے سست ہے کاہل ہے یہ ہے جو بھی کچھ کہنا تھا انہوں نے کہا تو وہ
کچھ نہیں بولا چھپ چھاپ کھڑا رہا تو اس سے کہا تو کل کا گیا ہوا آج آیا پہے
با ئیس تیئس گھنٹے ہو گئے تجھے اتنا سا کام کہا ہے تو کیوں نہیں ذبح کر کے لا یا
مر غا کہنے لگے حضور آپ نے فرما یا تھا جہاں کو ئی دیکھ نہ رہا ہووہاں ذبح کر
نا میں نے بڑے کو نے تلاش کئے جھاڑیوں میںگیا میں نے جہاں بھی مر غے کی گر دن
پر چھری رکھی میں نے یہ دیکھا کہ اللہ دیکھ رہا ہے اب جب آپ کے اندر یہ یقین
پیدا ہوجا ئے گا تو آپ کی کو ن سی مشکل رہے جا ئے گی بچوں کی مثال آپ کے
سامنے ہے دس سال کا بچہ بیمار ہو جا ئے خدا نخواستہ اکسرنٹ ہو جا ئے کچھ
ہو جا ئے اسے نہیں فکر مجھے کہاں جا نا ہے کون لے جا ئے گا یہ سب ماں باپ
کی ذمہ داری ہے کیوں ؟اس لئے کہ دس سال کا بچہ یا با رہ سال کا بچہ والدین
کے اوپر

Depent

کر تا ہے

Independet

نہیں ہے آپ چا لیس سال کے ہوجائیں اسی سال کے ہوجا ئیں اللہ کےء سامنے تو
وہی رہے گے ہتین سال کے چار سال کے بچے میں نے اپنی اماں سے پو چھا ہماتنے
بڑے بڑے ہو گئے میں کیسا لگتا ہوں تمہیں کہنے لگی مجھے تو تو اتنا سا ہی لگتا
ہے اب میں نے کہا میں اتنا بڑا ہو گیا میری ڈارھی نکل آئی کہنے لگی نہیں نہیں
تو مجھے تو اتنا سا ہی لگ رہا ہے ہمیں نے کہا اچھا یہ بتا ئو میرے بچے تمہیں
زیادہ اچھے لگتے ہیں میں تو کہنے لگی تیرے بچے اچھے لگتے ہیں بھئی وہ کیوں
اچھے لگتے ہیں کہنے لگی ان بچوں میں تیرا بچپنا نظرآتا ہے یہ والدین اور بچوں
کی بات ہے تو اللہ کے سامنے کون بڑا ہو گا اللہ کے تو سارے ہی بچے ہیں اللہ
میاں سب کا ہی باپ بھی نانا داد اسب کچھ اللہ ہی ہے خالق ہے اس نے تمہاری
اماں کو بھی پیدا کیا ابا کو بھی پیدا کیا تمہیں بھی پیدا کیا اگر آپ کا یقین آپ کے
بچوں کمی طرح ہو جا ئے جس طرح بچے آپکے اوپر ڈپنڈین ہے اس طرح آپ اللہ
کے اوپر ڈپنڈن ہو جائیں تو اس کا کو ئی کام نہیں بالکل کو ئی کام نہیں وہ شاہ
صاحب نے ایک قصہ لکھا کس طرح مثلاً میں ایک مسجدمیں تھا کسی دور میں تو
وہاں ایک بزرگ آکر ٹھہر گئے تو میرا کھا نا آیا تو میں نے کہا بھئی کھا نا کھا لو تو
کہا جی کیا ہے اس میں تو میں نے کہا بھئی دال ہے اس میں تو کہا جی میں دال
نہیں کھا تا میں تو مرغ پلا ئو کھا تا ہوں مجھے مرغ پلا ئو ملتا ہے میں کھا تا ہوں
نہیں ملتا نہیں کھا تا تو میں نیم کہا بھئی اب تو یہ کھا لو جب مر غ پلا ئو آئے گا
جب وہ کھالینا تو کہنے لگے میں نے سو چا یہ عجیب ہی آدمی ہے باولے ہے

تھوڑاسا کھا نا بچا کر رکھ دو اس کے لئے رات کو بھوک لگے تو کھا لے گا اتنا کہنے
کے بعد میں آکر اپنے کمرے میں لیٹ گیا وہ مسجد میں لیٹ گئے بدل آئے گر ج
چمک ہو ئی با رش ہو ئی بہت تیز با رش ہو ئی کہنے لگے اس بارش میں دستک
ہو ئی میرے کمرے میں تو میں نے تھوڑا سا آدھا دروازہ کھو لا میں نے دیکھا ایک
آدمی بھوری اڑھے ہو ئے آگیا اور اس کے ہاتھ میں بر تن ہیں اس نے کہا ملا جی یہ
لے لوکھا نا ہے یہ اور بر تن صبح کو لیجا ئو گا خیر وہ سیدھا چلے گیا اب میں نے
جو آکر اندر کھو لاتو اس میں بہترین مرغ پلا ئو تو میں نے کہا یہ تو اللہ و الا بندہ
ہے کو ئی میں نے ان صاحب کو دے دیا ا نہوں نے فٹافٹ پلا ئو کھا لیا انہوں نے
مجھ سے کھا تے ہو ئے نہیں پو چھا وہ پوچھتے ہیں نے بسم اللہ کرو کہا کبھی تم
بھی کھا لو تو کہنے لگے یار ایسی بھی کیا بد اخلا قی ہے پوچھا بھی نہیں تو کہنے
لگے کیا مطلب بھئی تم دال کھا نے والے ہو تمہیں مر غ پلا ئو سے کیا تعلق خیر
کہنے لگے مجھے یہ تجسس ہوا کہ اتنی با رش میں یہ پلا ئو کیسے آئی شدید با
رش تھی بھئی ؤگے دن وہ صاحب برتن لینے آئے تو میں نے کہا بھا ئی تم نے اتنی با
رش میں پلا ئو لا ئے کیا تو کہنے لگے جی وہ ایسا ہوا کہ میری بیوی نے ایک مر غا
پا لاتھا بچے چوزے اور بڑے پیر صاحب کی منت ما نی تھی جب میرا کام ہو جا ئے
گا یہ مرغا میں پکا کر ملا جی کو دوں گی تو ہمارا کام ہو گیا اس نے مرغ پلا ئو
پکا ئی اتنے میں با رش ہو گئی تو بیوی نے کہا کچھ بھی ہو با رش ہیو کچھ ہو
منت پو ری ہو گئی دے کر آئو اب دیکھئے ایک بندہ ہے وہ کہتا ہے مر غ پلا ئو
کھائوں گا آگیا مر غ پلا ئوایک بچے کہتا ہے اماں میں نے تو حلوہ کھا نا ہے ماں
جناب تڑپ جا ئے گی سوجی نہیں ہو گی تو آٹے کا حلوہ بنا کر کھلا دے گی حلوہ
اسے کھلا ئے گی تو جب ایک ماں اپنے بچے کو حلوہ پکا کر کھلا سکتی ہے تو اللہ
آپ کو روٹی نہیں کھلا ئے گا جس اللہ نے آپ کو نو مہینے نوپیٹ میں غذا فراہم
کی جس اللہ نے سوا دو سال تک بچے کو ماں کے ذریعے غذا دی دودھ دیا ،جس
اللہ نے با رہی سال تک ماں باپ کی یہ ڈیوٹی لگا دی اس بچے کو کھا نا کھلا نا
ہے اس کو پہنا نا ہے اس کو نہلا نا ہے اس کو صفا ئی ستھرا ئی کی عادت ڈالنی
ہے اب آپ بتا ئیے ہماری زندگی میں مشکلات کیوں پیش آتی ہیں ؟کیوں پیش
آتی ہیں ؟ہم اللہ کے سامنے بڑے بن گئے ہیں۔ہم اللہ کے سامنے بڑے بن گئے ہیں
بچے نہیں رہے اب ایک آدمی اسی سال کا وہ اللہ کے سامنے کیا بڑا وہ اللہ کے
سامنے بچے ہی ہے زندگی میں کئی مشکلات نہیں ہے اور یہ جوآپ کو مشکلات
پیش آتی ہیں بھئی امتحان ہیں یہ۔۔ وہ یہ تو بھئی اللہ تعالیٰ نے بھی آپ کو ازما
تے ہیں تو امتحان مشکل کو نہیں کہتے امتحان کا تو رزلٹ نکلتا ہے امتحان کا کیا
مطلب ہے ایک آدمی نے میٹرک کیا رزلٹ کے ااس کئے پاس میں نے میٹرک کیا ہے
ایک آدمی نے ڈاکٹری پڑھ لی ڈگری ہے اس کے پاس تو یہ جو زندگی میں تھوڑی
تھوڑی پر یشانیاں ہو تی ہیں رزق کم ہو گیا رزق زیادہ ہو جا تا ہے اور یہ بھی
تو ہوسکتا ہے رزق کم اس لئے ہوا کہ ہم نے فضول خرچیاں کئی ہےآپ بیلنس
نہیں رہے آپ نے جو اللہ کے لئے خرچ کر نا تھا نہیں کیا اب اللہ کہتا ہے ایک رو

پیہ خر چ کرو دس لے لو تو ایک رو پیہ خر چ کرو دس لے لو کا مطلب یہ نہیں
ہے کہ اللہ دے ہی رہا ہے ایک رو پیہ اللہ کے لئے خرچ نہیں کرو گے دس کٹ جا
ئیں گے ہم کریڈیٹ کر یڈیٹ پر چل رہے ہیں اللہ ا کو ئی کام نہیں کررہے بس
لینا ہی لینا بھئی ٹھیک ہے اللہ سے جو لے رہے ہوں اس کو دے بھی تو اس میں
خر چ بھی تو کرو اب آپ کو اللہ نے پیسے دئیے اب آپ کو اس میں سے دینے چا
ہئے دس رو پے آپ نے دئیے ہی نہیں تو کیا ہو گا ؟کیا ہو گا ...سو کم ہو نگے نے
سو پھر سو اب سو رو پے دینے ہیں آپ نے نہیں دئیےآپدے سکتے ہیں سو رو پے
نہیں دیئے آپ کے ہزار کم ہو جا ئیں گے تو اب آپ نے خود ہی امتحان میں ڈال دیا
اپنے آپ کو بھئی دیکھیں اللہ میاں سو رو پے دیتا ہے نہیں دیتا ہم نہیں دیتے سو
روپے اچھا بھئی نے دو سو رو پے سو رو پے آپ کے کم ہو جا ئیں گے تو یہ پر یشانی
جو کھڑی ہو ئی کمی کی پیسوں کی وسائل کی اس میں اللہ تعالیٰ کی طرف
سے کیا بات ہو ئی بتا ئیںیے تو ہماری اپنی کو تا ہی ہے دنیا میں کو ئی مشکلات
نہیں ہیں اب رہے گیا یہ کے آپ کے پاس پیسے کم ہیں آپ رو رہے ہیں اللہ نے
جو آنکھیں دی ہیں اللہ نے جو آنکھیں دی ہیںاس کا شکر کون کر ے گا بھئی ایک
آدمی کے پا س بہت پیسے ہیں اندھا وہ ایک آدمی کے پاس گزرے کے لا ئق پیسے
ہیں اس کے پاس آنکھیں ہیں کون اچھا ہے آپ نے کبھی آنکھ کاشکر ادا کیا پیدا
ہو گیا اسی سال نوے سال ہو گئے مر جا تے ہیں قبروں میں چلے جا تے ہیں کبھی
یہ خیال نہیں آیا اللہ نے ہمیں آنکھیں دی ہیں اس کا شکر ادا کر یں کبھی یہ
خیال نہیں آتا اللہ نے ہمیں کان دئیے ہیں اگر ہم بہرے ہو جا تے تو کیا ہوتا ،کبھی
یہ خیال نہیں آتا اللہ نے ہمیں دل دیاہے اب ایک آپریشن دل کا کراو دیکھو لاکھوں
پیسے لگ جا ئیں گے کینسر ہو جا تا ہے ابھی ہمارے ایکدو ست علاج کر واکر
آئیںہیں لندن سے ایک کروڑ بیس لاکھ رو پیہ خر چ ہوا اور دو سال کے بعد پھر ہو
گیا کینسر کبھی شکرکیا آپ نے صحت کا اب آپ اناب شناب کھا رہے ہیں پیٹ
میں درد ہو رہا ہے آپ کہتے ہیلو اللہ نے پیٹ میں درد کر دیا ہمیں امتحان میں
ڈال دیاکیوں اناب شناب کھا تے ہو بھئی کھا نا صیحح کھا ئو صاف ستھرا کھا ئو
نہیں بیمار ہو گے ٹہلو تھوڑی سی ورزش کر و اکسوسائس کر ونہیں بیمار ہوگے
کو ئی پر یشانیاں اللہ کی طرف سے نہیں ہو تی ااب یہ جو اللہ تعالیٰ فرما تے
ہیں ہم جو امتحان لیتے ہیں تو امتحان کا نام کیا پر یشانی ہے ؟کیوں جی امتحان
کا نام پر یشانی ہے امتحان کا کیا مطلب ہے ؟ امتحان کا کیا مطلب ہے ؟انسان
اپنی صلاحیتوں کو خود چیک کر رہا ہے اور ہر امتحان کے بعد وقار بڑھ جا تا ہے
ایک جا ہل آدمی ایک میٹرک آؤدمی بتا ئیے کس کا وقار زیادہ ہے ؟ ایک میٹرک
آدمی ایک ایم اے آدمی بتا ئیے کس کا وقار زیادہ ہے ؟ ایک ایم اےایک ڈاکٹر ہے کس
کا وقار زیادہ ہے ؟تو امتحان کے بعد آپ کو مشکلات پیش آئیں یا آپ کا وقار میں
اضافہ ہو اپھر کیا امتحان کاکیا مطلب ہو ا؟کوئی شے بنیادی چیز ہوا وہ فری ہے
آکسیجن فری ہے ، سورج کی رو شنی فری ،دن رات فری ،سانس آپ لے رہے،
ہے فری بیٹھے ہیں لیٹے ہیں بھا گ رہے ہیں دوڑ رہے ہیںگھر میں باہرزندگی

مفت کی بھئی تم کتنے کامفت کرتے ہو لوگوں کے کتنے مفت کام کر تے ہو کو ئی
بھی نہیں کر تے لیکن اللہ سب کام تمہارے مفت کر رہا ہے اور پھر بھی آپکاذہن
اللہ کی طرف نہیں جا تا کہتے ہیںوہ بزرگ کہتے ہیں انسان بڑا عجیب جانور ہے
کھا تا ہے لا تا ہے جا تا ہے شیطان ہے ۔شیطان نے کیا دے دیا آپ کو بھئی ...رو
ٹی دے دی کپڑا دے دیا ،آکسیجن دے دی ، سورج دے دیا پا نی دے دیا ،اولاد دے دی،
شو ہر دے دیا ،بیوی دے دی ،ماں باپ دے دیئے کیا دیا شیطان نے آپ کو...؟کیا دیا ؟
تو کہنا ہم شیطان کا مانتے ہیں اللہ کا تو ہم پر یشان ہوگئے خوش ہو گئے
کوئی یہاں پریشانی نہیں ہے آپ اس کو محنت کہہ سکتے ہیں جدو جہد کہہ
سکتے ہیں جتنی جدوجہدآپ کر یں گے اتنا اللہ تعالیٰ آپ کوپھل دے گا ولذین
جھادو...جو لوگ میرے لئے جدوجہد کوشش کر تے ہیں میں نے لازم کر لیا ہے اپنے
اوپر ان کو ہدایت بخشنے کی ۔اختتام

خطبات

خواجہ شمس الدین عظیمی

Acd vol 150

Track 3

Time 02:38

۳۔کم سونے،کم کھانے اور کم بو لنے سے روحانیت میں کیا فائدہ ہو تا ہے ؟

سوال:کم کھا نا اور کم سوناکس طرح روحانی علوم حاصل کر نے میں مدر گار ثابت ہو تے ہیں ؟

جواب :دیکھئے یہ میڈیکل اور حکمت جو بھی حکمت ہو الہیٰ مانے کی سہولیات
سب یہ بتا تے ہیں کہ کھا نا کم کھا نا صحت کے لئے مفید ہے کھانا اتنا نہیں کھا نا
چا ہئے کہ یہاں تک بھر جا ئے آپ کوسانس نہ آئے حضرت علیٰ کا قول ہے کہ
پیٹ کے تین حصے کرو ایک حصہ ہوا کے لئے چھوڑوایک حصہ پا نی کے لئے چھوڑو
اور ایک حصہ کھا نا کھا ئو ویسے بھی آپ دیکھئے موٹے ہو جا تے ہیںڈئٹنگ کر تے
ہیں دوبلے ہوجا تے ہیں وہ دوبلے ہو نا صحت مندی ہے بیماری ہے؟اب ایک آدمی
اتنا کھا تا ہے کہ اس سے چلا ہی نہیں جا تا تو معدے کا بھی اپنا ایک نظام ہے اس
کی ایک ڈیوٹی ہے آخر وہ کتنا کھا نے کوپیسے گا کتنا کر ے گا کم کھا نے سے صحت
بھی اچھی ہوتی ہے کم کھا نے سے آپ کا دماغ بھی بھا ری نہیں ہو تاکم کھا نے
سے نیند بھی اچھی آتی ہے اور کم کھا نے سے آپ جو بھی کام کر یں وہ اچھا ہوتا
ہے مثلاً ایک آدمی کو ڈکا ریں آرہی ہیں پیٹ بھرا ہوا ہے اب وہ ہوم ورک کر
رہا ہے گھر میں کر ے گا صیحح کر لے گا؟ نہیں کر ے گا نہ تو اسی طرح روحانیت
میں بھی اگر آپ کا ذہن صیحح ہے پیٹ خالی ہے تو آپ جب روحانی اسباق پڑھیں
گے آپ کی یکسوئی زیادہ سے زیادہ ہوجا ئے گی ۔اسباق سے مراقبے سے آپ کو

زیادہ سے زیادہ فا ئدہ پہنچے گا ضروری ہے ایک صاحب نے سنا یا لطیفہ کہ وہ کھا نا کھا نے گئے ابا ان کے تو جب گھر آئے تو لیٹ گئے سانس نہیں آرہا تھا تو بیٹا بھا گا بھا گا گیا چورن لایا کہا ابا چورن کھا لوبہت برا حال ہے تمہارا تو کہنے لگے بے وقوف آدمی اگر چورن کی گنجائش ہو تی ایک کوفتہ اور نہ کھا تا۔اختتام

خطبات

خواجہ شمس الدین عظیمی

Acd vol 150

Track 4s

Time 06:38

روحانی علوم کے حصول میں روحانی طالب علم اپنا تشخص کس طرح قائم رکھے؟

سوال :روحانی تعلیمات اعلیٰ اخلاقی اقتدار کا اظہار چا ہتی ہیں جبکہ معاشی اور گھریلو پریشانیاں اکثر حاہل ہو تی ہیں ایسے میں ان پر یشانیوں کاتعارف کیسے ہو اور سالک اپنا تشخص کس طرح قائم رکھے؟

جواب :دیکھئے بات پھر وہی حلقے کی آتی ہے تعلیم تعلیمی حوالے سے اس بات کو سوچنا چا ہئے پہلے تو یہ سوچنا چا ہئے رو حانی علوم کو ئی معاورائیت نہیں ہیں یہ با لکل

unsub clear

ہو نا چا ہئے لوگ سمجھتے ہیں بڑی معاورائیت ہے ہر آدمی نہیں سیکھ سکتا پھو کا علم ہے چھو چھو کرو ایسا نہیں ہے اگر پھو کو کا علم ہو تا تو حضور پاک ہتین سال غار حرا میں مراقبہ نہ کر تے اگر یہ پھو کا علم ہو تا تو پیغمبروں کی بھی کو ئی روایت ملتی کہ ہاتھ پر کسی نے ان کے پھو ک ماری کسی پیغمبر ایک لاکھ چو بیس ہزارپیغمبروں کا تذکرہ ہے قرآن میں چھبیس ستا ئیس پیغمبروں کا تذکرہ ہے کہی کسی کے قصے میں آپ نے نہیں پڑھا ہوا اللہ میاں نے کہا چھو چھو چھو کے جا ئو وہ پیغمبر ہو گئے کہی نہیتو پیغمبرونکو جب پھوک سے علم نہیں ملا تو میرے جیسے سڑے لوگوں کو کیسے علم مل جا ئے گا بھئی ... پہلے تو

consp t

غلط ہے کہ پھونک روحانیت کو کہتے ہیں یہ سازش ہے۷ یہودیوں کی یہ سازش ہے ان لوگوں کی جو تصوف کے خلاف ہیں محنت کر نی پڑھتی ہے اگر پھونکوں سے علم مل جا تا تو خواجہ غریب نواز با ئیس سال شب روز اپنے پیرومرشد کی

خدمت میں نہ رہتے ، اگر پھونکوں سے علم ملتاتو بڑے پیر صاحب کو بارہ سال
کوٹری میبند نہ رہنا پڑھتا ، اگر یہ پھونکوں کا علم ہو تابابا فرید کو بھی
ملتا ،خواجہ نظام الدین اولیا ء کو بھی ملتا ،بھٹائی صاحب کو بھی ملتا کس کوملا
بتا ئیے ؟کسی کا بتا ئیں اب وہ کہتے ہیں جی قلندر بابا کو ملا جی علم تو بھئی
میری بے وقوفی ہو ئی میں نے لکھ دیا کہ انہو ں نے تین پھو نکے ما رد ی یوں ہو
گیا رش ہو گیاجو میں نے ان کی زبان سے سنا میںنے لکھ دیا اب میں نے حضور
قلندربابااولیا ء سے پو چھا کہ صاحب یہ آپ کاتو بڑا جلدی کام ہوگیا تین پھو
نکوں میں تو انہوں نے فرمایا بھا ئی ان تین پھونکوں میں صاحب چا لیس سال
لگے ہو ئے ہیںچا لیس سال نزے کہ عالم میں رہا ہوں تب اللہ کی یہ مہر با نی
ہو ئی ہے اب میں نے اس سے پو چھا چا لیس سال لکھا نہیں اب میرے پاس خط
آتے تھے اب تین پھو نکے مار دیں جو حضور قلندر بابااولیا ئ کہ ماری تھی ابا ایک
آدمی نے چراغ بنا یا اس میں تیل ڈالا اس میں بتی ڈال دی اور دو سرے آدمی نے
اس کو جلادیا تو آپ تو یہ کہے گے نہیموم بتی اس نے لگا ئی رو شنی رو شنی
ہو گئی ارئے بھئی پہلے وہ کمہار ہے مٹی لایا کہیں سے پھر اس نے ٹکرا بنا پھر
اس میںپکا پھر وہ رو ئی پید اہو ئی زمین میں اس رو ئی کی بتی بنی سر سوں
پید اہو ئی زمین میں سرسوں کوقلو میں پیس کر اس کا تیل نکالااب وہ تیل اس
میں پڑا کتنا آپ دیکھیں کتنا لمبا حساب کتاب ہے اب اسے میں سلائی لگا دی اب
سلا ئی لگا کر روشنی ہو گئی لیکن چراغ کیسے بنا بتی کیسے بنی تیل کہاں سے
آیا یہ بھی تو سوچنے کی بات ہے اب انسان کیوں کہ احسان پسند ہے وہ کہتا ہے
بس یہ تو کچھ بھی نہیں ہے اب اس کہ پاس نہ چراغ ہے نہ تیل ہے نہ بتی ہے
کہنے لگے اس نے لگا دی اب کہاں لگا دی اس نے تمہارے دماغ میں لگا دی اس نے
تو یہ یہ جو پریشانیاں سن لیںاب کہنے لگے پھر وہی بات ہے میں آپ کو بتا چکا
ہوں ابھی میں نے آپکو مثال دی دس سال کہ بچے کی آٹھ سال کہ بچے کی اگر
آپ کی گھریلو پریشانیاںہونگی تو وہ روحانی علوم میں کیا گھر کہ سارے معاملات
میں پر یشان کر یں گی ہاگر کو ئی خاتون گھر میں پریشان ہیں وہ تو کھا نا بھی
صیحح نہیں پکا سکتی کہی نمک زیادہ ہو جا ئے گا کبھی مر چ تو وہ صفا ئی بھی
نہیں کرسکتی پاگلوں کی طرح بال الجھے ہوئے ہے وہایسی پھر ے گی پا گلوں کی
طرح صفا ئی رکھنے میں بھی ضروری ہے کہ آپ کادماغ پر سکون ہوتو روحانیت
معاشی پریشانیاںمعاشی پر یشانیاں روحانیت کومتاثر کر تی ہیں تو یہ دنیا داری
کو متاثر نہیں کرتے ہیں ...ْبات پھر وہی آتی ہے اگر آپ کاذہن یکسو ہے اگر آپ
کی کوئی مر کزیت ہے تو آپ روحانی علوم بھی سیکھ سیکھتے ہیں اور آپ دنیا
وی علوم بھی سیکھ سیکھتے ہیں ہمر کز یت چا ہئے اب مرکزیت کا ہر گز مقصد
یہ نہیں ہے وہ خاتون آئی میرے پاس کہ جی یون ہے ویو ں ہے فلاحناپتا نہیں کیا
کیا کہنے لگی پھر کہا جی میری جان آپ پر حا ضر ہے میں آپ پر نثار ہو نے آئی
ہوں میں نے کہابی بی بیس ہزا ر کاخرچے ڈال رہی ہے میرے اوپر تو مر جا ئے
گی تو میں کفن دفن کہاں سے لا ئوں گا بیس ہزار رو پے تیرا تو فا ئدہ ہی فا

ئدہ ہے تو نہ مر نے میں بھی اس طرف دیکھا بات مر کزیت کی ہے اب دیکھئے
بچے میں بھی اگر اسکول کی مر کزیت نہ ہو بچہ مس کی بات نہ ما نے ٹیچر کی
بات نہ ما نے وہ پڑ ھ لے گا تو اگر کو ئی رو حانی آدمی اپنے استا دکی بات نہیں
مانتا وہ کہتا ہے مراقبہ کر و، سبق پڑھو، وہ کہتا ہے نماز کی پابندی کرو وہ
کہتا ہے ،روزہ رکھو ہم کچھ بھی نہیںکر تے اگر آپ کو معاشی پر یشانی نہیں
ہوگی تب بھی کچھ حاصل نہیں ہو گا اور کو ئی معاشی پر یشانی نہیں ہے
بھئی معاشی پرر یشانی خود ساختہ ہو تی ہے آپ جتنی چادر ہے اتنے پیر سمیٹھ
لیں جب چا در چھوٹی ہو پیر سمیٹھ لیںجب چا در بڑی ہو پیر لمبے کر دیں ۔اختتام

خطبات

خواجہ شمس الدین عظیمی

Acd vol 150

Track 5

Time :15:15

روحانی طالبعلم خاندان اور معاشرے سے ملنے والی

طرز فکر پر پیغمبرانہ طرز فکر غالب کس طرح کر سکتا ہے ؟

سوال :خاندان سے ملنے والی طرزفکر پر پیغمبرانہ طرز فکر کو ہم کس طرح
سے غالب کر سکتے ہیں ؟

جواب :دیکھئے آپ کے پاس قرآن پاک موجود ہے حضور پاک ؐ کی سیرت طیبہ
موجود ہے حضور کی سیرت کا کو ئی گوشہ ایسا نہیں ہے جس سے آپ بے خبر
ہوں آپ نے پڑھیں وہ الگ بات ہے حضور کیسے شو ہر تھے ، حضور کیسے باپ
تھے ، حضور کیسے بیٹے تھے ، حضور کیسے دوست تھے ، حضور پاک ؐ غریبوں کو
کس طرح خدمت کر تے تھے وغیر ہ وغیرہ یعنی زندگی کاکو ئی پہلو ایسا نہیں
ہے جس کو آپ معلوم نہ کر سکیں اور زیادہ تر حضور کی سیرت کے پہلو سے
ہم واقف ہیں ایسا نہیں ہے الحمد اللہ حضور کی سیرت سے بھی ہم لوگ واقف
ہیں اور قرآن کی تعلیمات کا جو نچوڑ ہے ہم اس سے بھی واقف ہیں کیا قرآن
یہ تو کہتا ہے شرک نہ کرو اللہ کے علاوہ کسی کی پر ستس نہ کرو اللہ ہی
رزق دینے والا ہے اللہ ہی پیدا کر نے والاہے یہی ہے نہ قرآن حضور پاک ؐ کی
ساری زندگی با لکل قرآن ک ے عین مطا بق ہے ۔آپ حضور پاکؐ کی نزدگی
جس طرح کی ہے اس کے مطا بق زندگی گزارنا شروع کر دیں ۔جب حضور کی
زندگی گزارنا شروع کر دیں گے اور سب کام وہی کر نے لگے گے آپ جو حضور نے
کیے ہیں یا حضور کو پسند ہیں تو کیا ہو گا بھئی ...؟پیغمبروں کی طرزفکر

حاصل ہو جا ئے گی ۔جب پیغمبروں کی طرزفکر حاصل ہو جا ئے گی اللہ تعالیٰ
کہتے ہیں یحب ...جومیرے محبوب بندے حضرت محمد ﷺ سے جتنی محبت کر تا ہے
میں اس سے کئی زیادہ اس سے محبت کر تا ہوں لیجئے اللہ کی محبت حاصل ہو
گئی اب جب اللہ کی محبت حاصل ہو گئی ہے ۔تو جب اللہ کی محبت حاصل ہو
گئی آپ کو تو آپ اللہ کے دو ست ہو ئے یا دشمن ہو ئے ہیں اب اللہ نے قانون
بیان کر دیا میرے دو ستوں کو خوف اور غم نہیں ہو تا ۔اب زندگی میں سے اگر
خوف اور غم نکل جا ئے تو کیا رہ گیا یہ کون سا مشکل کام ہے بھئی کو ئی
مشکل نہیں ہے بات وہی ہے کہ مرکزیت حاصل ہو اہمیت ہو بیوی سے زیادہ
شوہر سے زیادہ بچوں سے زیادہ مال و دولت سے زیادہ گھر سے زیادہ ہر چیز
سے زیادہ اہمیت ہو رسول اللہ ﷺ کی او ران کی سیرت کی بس کوئی آپ کو
نہیں کہتا آپ بچے پیدا نہ کر یں ، کوئی آپ کو نہیں کہتا آپ بچوں کو اعلیٰ قسم
کی تعلیم نہ دلائیں،کسی نے کہی اسلام میں یہ نہیں ہے آپاچھا گھر نہ بنا ئیں اللہ
میاں تو خوش ہو تے ہیں اور ...اللہ تعالیٰ فرما تے ہیں محمد ﷺ کہہ دو زمین
میں گھو مہ پھر یںسیر کر یں بھوکے ننگے ہو گے تو کیسے سیر کرو گے بھئی پیسے
ہو نگے تو کرو گے نہ بتا ئو کہاں کس قرآن کی آیت میں بتا ئو کہاں اللہ نے کہا
گھجر نہیں بنا ئو کہیں بھی نہیں ہے ۔کہاں اللہ نے کہا ننگے پھرو اللہ تو ننگے پن
کو نا پسند کر تا ہے خبر دار ننگے نہیں پھرنا تو جب اللہ کہہ رہا ہے کپڑے پہنے تو
دیکھئے جب اللہ نے کہا کپڑے پہنو اللہ نے کپڑے پہنا دئیے زمین میں سے رو ئی پید ا
کردی رو ئی کم ہو ئی اور دو سری چیزیں بھی بن گئی کپڑوں کی اللہ نے کہا کھا
ئو پئیو بھوکا آدمی اگر مر جا ئے گا تو خود خوشی کر ے گا حرام موت مر گیا جب
کہا کھا ئو پئیو فروٹ پیدا کردیا پانی بنا دیا اللہ کہتا ہے صحت مند رہو ...جب آپ
بیمارہو تے ہیں تو ہم کم شفاء دیتے تھے ہے نہیں شفاء ہو تی ہے نہیں اور اللہ
بیمارآدمی کو نہیں پسند کر تا اللہ نے آپ کو بتا دیا کھا نا بھئی صاف ستھرا کھا ئو
حفظان حصولوں کے مطابق کھا نا پکا کر کھا ئو وقت بے وقت نہ کھا ئو کھا نا
ہضم کرنے کے لئے تھوڑی اکسوسائز کرو وردزش کر و خوش رہوخوش رہنے والے
بندے کاہضمی اچھا ہو تا ہے کہاں اللہ نے آپ کوکہا آپ بیمار ہی پڑ ے رہے اللہ
کو بیمارے آدمی کہا ں پسند بیمار آدمی سے تو نماز بھی نہیں پڑھی جا تی دنیا کے
کام تو چھوڑو نماز بھی نہیں پڑھ سکتا بیمار آدمی ہا ئے ہا ئے ہا ئے وہ ہائے ہا
ئے میں اسے کیا پتا اس نے کون سی سورت پڑھی یہ انسان کی سب اپنی
کمزوریاں ہیں آپ ذراسی محنت کر یں بنیادی بات یہ ہے کہ آپ یہ کہتے ہیں
ہمیں اللہ دیکھ رہا ہے ۔ہمیں اللہ دیکھ رہا ہے یہ نقطے جو ہے یہ پکڑنے کا ہے
ہمیں اللہ دیکھ رہاہے۔ جب اللہ دیکھ رہا ہے تو آپ گناہ کیسے کر سکتے ہیں ؟
غلطی کیسے کر سکتے ہیں؟ نماز کیسے چھوڑ سکتے ہیں ؟آپ بتا ئیں کیسے چھوڑ
سکتے ہیں ؟چھوڑ سکتے ہیں ؟ تو اس کا مطلب ہے ہم جھوٹ بول رہے ہیں اللہ
تو دیکھ رہا ہے یہ تو سچی بات ہے اس میں تو اللہ نے بھی کہا ہے میں دیکھ رہا
ہوں پیغمبروں نے بھی کہا اولیا ء اللہ بھی یہی کہہ رہے ہیں تو بات تو سچی ہے

ہم جھوٹ بو ل رہے ہیں اپنے آپ سے اگر ہمارا یہ یقین ہوجائے کہ اللہ دیکھ رہا
ہے تو زندگی سور نہیں جا ئے گی اچھا اگر اللہ دیکھ رہا ہے یا آپ اللہ کو دیکھ
رہی ہیں اللہ آپ کی روٹی بن کر دے گا یہ عجیب ہے بچے رو حانیت میں چلے
گیاتو اب تو دنیا تنگ ہو جا ئے گی اب تو فاکے پڑھیں گے بتا ئو کس کے فا کے پڑے
ایک دادا صاحب ہیں ان کے انتقال کو بھی ہزار سال ہو گئے تو میں نے وہاں پو
چھا تھا اوقاف والوں سے کہ بھئی اتنا یہانکھا نا ہے اتنے لوگ کھا تے ہونگے انہوں
نے کہا بھئی تقریباً ساتھ ساڑھے ساتھ ہزار آدمی روز کھا نا کھا تا ہے آدمی تو
جس بندے کا دستر خوان پر ساتھ ہزار آدمی روز کھا نا کھا تا ہے وہ فاکے پڑے گا
کون سا ایسا ٹوٹا پھو ٹا فقیربھی آپ کو نہیں ملے گا جہاں لنگر نہیں ہو بھئی
جس آدمی کے دستر خوان پر پچاس آدمی ساٹھ آدمی کھا نا کھا رہے ہیں وہ کون
ہے اللہ کی نعمتوں میں اضافہ ہو جا تا ہے ایک آدمی با دشاہ کا دوست ہے با
دشاہ کا دوست ہو نے کا کیا مطلب ہے نہ اس کے پاس کپڑے ہو نگے نہ اس کے
پاس گھر ہو گا نہ اس کے پاس کچھ بھی نہیں ہو گا وہ کیوں نہیں ہے کہ بھئی
وہ با دشاہ کا دوست ہے لا حول ولا قوت ...بھئی اللہ کا دوست جو بن گیا وہ
بھوکا ننگا کیسے ہو سکتا ہے اس کے اوپر دنیا کیسے تنگ ہوسکتی ہے حضور
پاکؐ نے چا لیس چا لیس اونٹ ایک ایک وقت میں اللہ کے ذبح کئے ہیں چا لیس
چا لیس اونٹ ساتھ ستر کامستقل خرچے اٹھاتے تھے دس ازواجی مطہرات
تھیںدس کو الگ الگرکھا ہوا تھا گھر بھی الگ الگ تھے تو جو ہستی دس الگ الگ
گھروںکے اخراجات پو رے کر ے ساتھ ستر ابواب صفاء کو کھا نا کھلا ئے کپڑے پہنا
ئے اس کو آپ کیا کہیں گے حضور سے مرا د کیاہے بڑے پیر صاحب کو دیکھ لو بڑے
پیر صاحب دیکھ لو ایسا لگتا ہے بادشاہ بھی ان کے سامنے مجبور ہو کر کھڑے ہو
جا تے ہیںحضور نے سنا قصہ ایک صاحب کپڑا بوند کے لا ئے بہت قیمتی وہ بادشاہ
کے خلیفہ کے سامنے پیش کیا اس نے کہا یہ تو بہت مہنگا ہے تو اس بچا رے کی
پتا نہیں کیا کیا تواقعات ہوں گی وہ مایوس ہو گیا اور وہ مایوس ہو کر وہاں
چلا گیا بڑے پیر صاحب کے پاس تو انہوں نے کہا وہ جو ان کے مونچھی کہے لیجئے
مو نچھی نے کہا بڑا مایوس ہے بادشاہ کے پاس لے گیا تھا اس نے کہہ دیا بہت
مہنگا ہے تو انہوں نے کہا خرید لو تو خرید لیا جی اس نے اب یہ خبر با دشاہ
کوپہنچی یہ بڑی سنے کی بات بادشاہ کو خبر پہنچی تو با دشاہ کے تو تن بدن
میں آگ لگ گئی اچھا فقیر نے خرید لیا با دشاہ نہیں خرید سکتا اب وہ بس پکڑ
لوان کا جو وہ وزیر کہنے لگا ابھی ٹھہرجا ئیں سولی نہ کر یں بغاوت ہو جا ئے
گی ملک میں ایسا نہیں کر یں میں انکواری کر تا ہوں پھر آپ کو بتا تا ہوں ہوا
کیا تو وزیر گیا اور دیکھا بڑے پیر صاحب وہکر تا پہنے بیٹھے تھے اسی کپڑے کا اور
یہاں دمن میں کسی اور کپڑے کا جوڑ لگا ہوا ہے تو وزیر ہو شیار تھا
اس نے پو چھا بھئی یہ کیا کہنے لگے جب یہ کپڑا سلنے گیا تو درزی نے اس طرح
کاٹا کے کپڑا کم پڑ گیااب چوں کے کٹ چکا تھا ان کواطلاع دی بڑے پیر صاحب کو
تو انہوں نے کہا نہیں کو ئی بات نہیں کسی کپڑے کا جوڑ لگا دو بس وہ وزیر اٹھ

کر آگیا کہنے لگا ان کو نہیں چھڑنا ان کے ذہن میں کپڑا وپڑا نہیں ہے اگر ان کے ذہن میں کپڑا ہو تا تو دامن میں جوڑ لگا ہوا نہ ہو تا وہ انہوں نے کپڑا اس لئے خرید لیا کہ وہ ایک بندے مایوس نہ ہو آپ انہیں غریب کہے گے غریب کہے گے کون سا فقیر بتا ئو آپ غریب اب لوگ کہتے ہیں فقیر کامطلب ہے لانگوٹھی بندھی ہو ئی ہوآدھا انچ میل جمع ہوا ہو ڈاڑھی مونچھے بھی ہوں رال ٹپک رہی ہو مکھیاں بھنک رہی ہوں ہیے فقیر ہے یہ تو نا اعوذ با اللہ اللہ کی شان میں گستاخی ہے فقیر دو ست ہے اللہ کادوست پر کو ئی مکھیاں بھنکتی ہیں وہ خالق کا دوست آپ کا کو ئی دوست ہو اس کے اوپر آپ مکھیاں نہیں بیٹھنے دینگے نہیں بیٹھنے دینگے یہ بھی اییک سازش ہے بھا ئی کہ رو حانیت میں گیا روحانیت کے خلاف کہ بس جو رو حانیت میں گیا بس میں دنیا سے گیا بتا ئو کون سا آدمی دنیا سے گیا حضور قلندر بابااولیا ء ما شا اللہ اتنے بڑے بہت ہی بڑے آدمی ہیں رو حانی اعتبار سے ماشااللہ ان کی بھئی دو بیٹیاں ہیں دو بیٹے ہیں چا روں کو گھر بنا کر دے گئے میرا خیال ہے بہت ہی کم ایسے لوگ ہو نگے کروڑ پتی جو اپنے بچوں کو الگ الگ چار گھر بنا کر دے گئے میں بھی ٹوٹا پھو ٹا فقیروں کے بھی پیر کی خاک ہوں مجھے کبھی پھٹے پرا نے کبھی آپ نے کپڑے پہنے ہو ئے دیکھانہیں ماشا اللہ اب اللہ نے مسجدبھی بنوا دی اسکول بھی بنوادیا ما ش االلہ اب اللہ میاں مسجد میں سوچتا ہوں اگر یہ مسجد نہ بنتی تو ہم یہ کلا سیں کہاں کر تے یہ سازش ہے اس لئے سازش ہے کہ یہ روحانی لوگ بکتے نہیں ہیں بس پکے ہو تے ہیں یہ جان دیں دے گے مرجا ئیں گے بکے گے نہیں اور یہاں دنیا وی نظام بغیر بکے ہوئے چلتا نہیں یہ جو بڑی بڑی کمپنیاں آپ کو ملازم رکھتی ہینے یہ خرید تی ہیں آپ کو جو جتنا جنس ہو گا اس کی اتنی زیادہ تنخواہ ہو گی کیون بھئی ؟ کیوں آپ بتا ئیں جی جنس دماغ ہو تا ہے نہ آپ کو تنخواہ کیوں زیادہ ملتی ہے؟ کم جنس آدمی گدھا ہے جنس آدمی خرچر ہے وہ جتنا بوجھ لاڈلے لے گا وتنی بو ریاں جا کر پٹکے گا نہ اب گدھے نے بو ری اٹھا ئی دو اس کی مزدوری ہو ئی پانچ رو پے بوری دس رو پے ہو گئے نہ خر چر نے کتنی بو ریاں اٹھا ئی آٹھ اس کی کتنی مزدوری ہو ئی ٹھیک ہے نہ اب جنس آدمی خرچر بن گیا اس کو کتنا کتنا کما کے دے گا چا لیس وہ چا لیس میں سے دس دے دیتا ہے اور جس نے دس کما ئی اس کو وہ دو رو پے دے دیتا ہے یہ تنخواہ کا سارا حساب کتاب ہے یہا ں ہر آدمی بک رہا ہے ہر آدمی بک رہاہے ایک دو سرے کے ساتھ تو جب بکنا ہی ہے بھا ئی تو اللہ کے ہا تھ کیوں نہیں بکتے ہیں اللہ میاں تو کہہ رہا ہے میرے پاس آجا ئو اور اللہ میاں بغیر بکے ہی تمہیں سب کچھ دے رہا ہے بھئی اگر اللہ کے ہاتھ بک گئے تو ساری کائنات آپ کے سامنے ہوگی ۔اختتام

Acd vol 150

Track 6

Time :01:16

مذہب اور روحانیت میں کیا فرق ہے ؟

سوال :مذہب اور روحانیت میں کیا فرق ہے ؟

جواب :کو ئی فرق نہیں مذہب اور روحانیت ایک ہی بات ہے ۔مذہب کا تو
مطلب ہی روحانیت ہے۔ مذہب کا مطلب ہے عقیدہ مذہب کا مطلب ہے کسی
عقیدہ پر قائم ہو نا یہ مذہب ہے۔اب عقیدہ میں اگر کھو ٹ آجا ئے تو لوگ اسے
بھی مذہب ہی کہتے ہیں لیکن وہ مذہب نہیں ہے ۔عقیدہ کیا اللہ ایک ہے اور
اللہ کے علاوہ کو ئی پر ستش کے لائق نہیں ہے بس اور اللہ نے جو پیغمبر بھیجے
وہ اسکے بھیجے ہو ئے ہیں ان کی بات ہمیں سنی ہے اور اللہ نے جو فرشتے بنا
ئے وہ ہمیں نظر نہیں آتے لیکن اللہ نے اپنے انتظام و انسرام چلا نے کے لئے کائنات
کا فرشتے بنا ئے اللہ نے جنات بنا ئے ہیں اللہ نے بے شمار مخلوقات بنا ئی ہیں ۔
بنیتادی بات یہ ہے کہ پہلے آپ کو اللہ کو ماننا ہے ۔اللہ ایک ہے اللہ کے علاوہ
کوئی پرستش کے لا ئق نہیں بس یہی مذہب ہے اگر یہ نہیں ہے تو لا مذہب
ہے ۔اختتام

خطبات

خواجہ شمس الدین عظیمی

Acd vol 150

Track 7

Time :03:59

کیا عالم اعراف میں روحانی عالبعلم کی تر بیت ہو تی ہے ؟

سوال :میرا سوال یہ ہے کہ عالم اعراف میں زندگی کی کیا طرز یں ہیں اور
وہاں بھی سالک کی تعلیم و تر بیت کاسلسلہ موجود ہے ؟

جواب :یہ عالم اعراف کے با رے میں یہ بتا یا جا تا ہے کہ جو کچھ یہاں آپ نے کیا
ہے جو بھی کچھ کیا ہے آپ نے پڑھا ہے لکھا ہے گا لی دی ہے کسی سے مہت کی
ہے نماز پڑھی ہے روزے رکھا ہے جو بھی کچھ آپ نے کیا ہے اس کی ویڈیو فلم بن
گئی ہے قرآن پاک میں ہے وما ادرک ما علیین ...وما ادرک ما سجیین ...کتاب مر
قوم ...آپ کیا سمجھے کہ اعلیٰ زندگی کیا ہے ؟اعلیٰ عرفہ زندگی کیا ہے ؟وما

ادرک ما سجیین ...اور آپ کیا سمجھے کہ پر یشانی دوکھ عذاب کی زندگی کیا ہے
اللہ تعالیٰ حضور پاک ﷺ سے فر ما رہے ہیں پھر خود ہی اللہ تعالیٰ اس کا جواب
دیتے ہیں کتاب مر قوم ...کہ لکھی ہو ئی کتاب ہے اب موجودہ دور میں اس
لکھی ہو ئی کتاب کا تر جمہ کر یں ویڈیو، ویڈیوفلم ویڈیوفلم ہو ئی نہ ویڈیو اچھا
اب سب کو یہ پتا ہے دو فرشتے ہر انسان کے ساتھ میں رہتے ہیں جن کو کہتے
ہیں کراماً کاتبیین یہ بھی آپ کوپتا ہے ایک فرشتہ برا ئی بھی لکھتا ہے رجسٹرڈ
میں اور ایک فرشتہ نیکیاں لکھ رہا ہے رجسٹرڈ میں پتا ہے نہ سب کو تو یو ں کر
لیں اللہ تعالیٰ نے اور قرؤن پاک میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ما کسبت ...جو کچھ تم
یہاں بوئے گے وہ کاٹ لو گے ایسا نہیںہو گا آپ نے کیکر بو دی اور وہاں جا کر آپ
کو آم مل رہے ہیںکیکر ہی ملے گا جہاں آم بو ردیا وہاں آم ملے گا ہاب رہے گا
یہ جو تعلیمات یہاں شروع ہو تی ہیں وہاں جا ری رہتی ہیں بالکل جا ری رہتی
ہیں اس لئے جب بندے نے تعلیمات یہاں شروع کر دی تو وہ فلم دیکھ رہا ہے
میری تعلیمات شروع ہیں تعلیمات چو ن کہ منتقل نہیں ہو ئی استاد شاگر د کا
رشتہ ٹوٹا نہیں اس لئے وہاں تعلیم بھی جا ری ہو تی ہے لیکن بات یہ ہے کہ جو
بندہ یہاں پندرہ منٹ مرا قبہ نہیں کر تا وہاں تعلیمات کیسے جا ری رہیں گی
بھئی چو بیس گھنٹے ہیں آپ کے پاس آپ نے کہا جی ایک گھنٹہ ہم نے اللہ کے لئے
دے دیا ٹھیک ہے بھئی تییس گھنٹے دنیا داری کے ہوگئے اب وہ ایک گھنٹہ کبھی آپ
نے دے دیا کبھی نہیں دیاکبھی دے دیا کبھی نہیں دیا اب اس گھنٹے کی کو ئی
اہمیت نہیں ہے تو چو بیس گھنٹے ہی دنیا داری کے ہو گئے نہ تو چو بیس گھنٹے
وہاں دنیا داری میں پھنسے رہے گے تو تعلیم کہاں سے حاصل کرلیں گے بھئی یا
کسبت...یہاں ایسی کھیتی باڑی کر جا ئوں وہاں جا ئو تو وہاں آپ کو پھول ملے
گلاب کے کانٹے نہ ملیں یہی منشاہ ہو تا ہے اس سلاسل میں آنے کا داخل ہو نے
کاروز ایسا راستہ اختیار کرو جس میں دو سو برا ئیاں ہوں آٹھ سو نیکیاں ہوں ۔
ایسا راستہ اختیار نہ کرو جس میں دو سو اچھا ئیاں ہوں اور آٹھ سو برا ئیاں ہو
ں ۔اختتام